

خُدا کے کلام کو رد نہ کرنا
 نمبر 3492
 ایک خطبہ
 شائع شدہ بروز جمعرات، 30 دسمبر، 1915
 بیان کیا گیا از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن
 وقت: خُداوند کے دین کی شام، 27 نومبر، 1870

خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا۔ کیونکہ اگر وہ لوگ نہ بچ سکے جنہوں نے زمین پر بولنے والے کو رد کیا، تو ہم کیسے "
 "بچیں گے اگر اُس کو منہ موڑیں جو آسمان سے بولتا ہے؟"
 عبرانیوں 25:12

—ہم کوئی کانپتی ہوئی بھیڑ نہیں جو ڈر اور لرز کے ساتھ حورب کے دھواں دار پہاڑ کے گرد جمع ہو
 بلکہ ہم اُس مقام پر آئے ہیں جہاں مرکز میں خُدا کی رحمت ہے جو مسیح یسوع میں ظاہر ہوئی۔ ہم روحانی طور پر اُس حلقے
 کے باہری دائرے میں جمع ہوئے ہیں، جس کا باطنی دائرہ بالا آسمانوں کے مقدسین اور پاک فرشتے ہیں۔ اور اب، آج کی شب،
 یسوع ہمیں انجیل میں مخاطب کرتا ہے۔

جہاں تک یہاں انجیل کی منادی ہم کرتے ہیں، وہ انسان کا کلام نہیں بلکہ خُدا کا کلام ہے۔ اور اگرچہ یہ ایک کمزور زبان سے تم
 تک پہنچتی ہے، لیکن حقیقت خود نہ تو کمزور ہے اور نہ ہی اُس کی الوہیت میں کمی ہے، گویا مسیح خود اپنے لبوں سے اُسے
 بیان کرے۔
 "خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا۔"
 یہ آیت ہمیں فراہم کرتی ہے

I

ایک نہایت سنجیدہ اور پرجوش نصیحت :

یہ نہیں کہا گیا کہ "جو بولتا ہے اُسے رد نہ کرو"، بلکہ کہا گیا ہے
 خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا۔" یعنی یہ کہ پوری احتیاط سے دھیان دو کہ کسی بھی طور، دانستہ یا نادانستہ، تم خُدا
 کے مسیح کو رد نہ کرو، جو اب انجیل میں تم سے مخاطب ہے۔ ہوشیار رہو، مستعد رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بے دھیانی میں
 بھی اُس نبی کو ٹھکرا دو جو انجیل کی معیاد میں آیا ہے—یعنی یسوع مسیح، خُدا کا بیٹا، جو آسمان سے آدم زادوں سے کلام کرتا
 ہے۔

یہ مطلب رکھتا ہے: پورے اشتیاق اور توجہ کے ساتھ دھیان دو، تاکہ کسی بھی صورت میں، کسی بھی روش سے، تم اُسے رد نہ
 کرو جو بولتا ہے۔

میرا مقصود آج کی شب، اے عزیزو، خاص طور پر تم جو ابھی مسیح کو نہیں اپنائے—جو صیّوں کے فرزند نہیں، جو اپنے
 بادشاہ میں شادمان نہیں—تمہاری مدد کرنا ہے تاکہ تم اس نصیحت پر عمل کرو۔

اور ہم اپنے مقصد کی طرف یکسر بڑھتے ہوئے، بہت سے نکات کو مختصر جملوں میں بیان کریں گے، اس امید کے ساتھ کہ یہ
 خیالات تمہارے دل و دماغ میں جگہ پائیں، اور خُدا کے رُوح کی قدرت سے تمہارے دلوں اور ضمیروں پر اثر کریں۔

اس نصیحت کی بڑی ضرورت ہے، اُن باتوں کے سبب جو اگرچہ آیت میں مذکور نہیں، مگر اہم ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی
 طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اَوّل: خُدا کے کلام کی برتری کے باعث۔

"خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا۔"

جو یسوع کہتا ہے، وہ تمہاری جان کے متعلق ہے، تمہاری ابدی قسمت کے بارے میں—یہ خُدا کی حکمت ہے، خُدا کی رحمت
 کی راہ—خُدا کی تدبیر جس سے تم نجات پا سکتے ہو۔ اگر یہ معاملہ ثانوی نوعیت کا ہوتا، تو اس کو قبول کرنے میں اتنی
 سنجیدگی نہ ہوتی، لیکن آسمان کے نیچے ہر شے میں، کوئی شے ایسی نہیں جو تمہارے لیے انجیل کی مانند اہم ہو۔ پس دیکھو کہ

تم اس قیمتی کلام کو رد نہ کرو، جو سونے اور یاقوت سے بھی زیادہ قیمتی ہے، اور جو اکیلا تمہاری جانوں کو نجات دے سکتا ہے۔

پھر دھیان دو، کیونکہ ایک دشمن بھی ہے، جو پوری کوشش کرے گا کہ تم اُسے رد کرو جو بولتا ہے۔ شیطان ہمیشہ وہاں زیادہ سرگرم ہوتا ہے جہاں انجیل کو جوش سے سنایا جاتا ہے۔
جیسے کسان بیج کو بکھیرے اور پرندے آ کر اُسے چُن لیں اور کھا جائیں،
ویسے ہی جب انجیل سنائی جاتی ہے، تو ہوا کے پرندے دوزخ کی ارواح کسی نہ کسی ذریعے سے یہ سچائیاں تمہارے دلوں سے چھین لینے کو دوڑیں گی، تاکہ وہ تمہارے دل میں جڑ نہ پکڑیں اور توبہ کے پھل نہ لائیں۔

دھیان سے سُنو، کہ اُس کو رد نہ کرو جو بولتا ہے

،”پھر میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ ”خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا
کیونکہ تمہارے دل کی فطرت خود تمہیں مسیح کو رد کرنے پر مائل کرے گی۔
اے لوگو! تم اپنے پہلے باپ آدم میں گر چکے ہو
اور اب تمہاری جانوں کا میلان شر کی طرف ہے، نہ کہ راستی کی جانب؛
اور جب خُداوند آسمان سے تمہارے پاس آتا ہے
،تو اگر تمہیں تمہاری حالت پر چھوڑ دیا جائے
تو تم اُسے رد کر دو گے۔

اپس جاگو! میں کہتا ہوں، خبردار رہو
،اپنے دلوں کو بیدار کرو، اپنے ذہنوں کو جگاؤ
کہ کہیں یہ گناہ کی دیوانی کشش
تمہیں اپنے سب سے بہتر دوست پر غضبناک نہ کر دے
اور تم اُس امید کو اپنے سے دور نہ کر دو
جو تمہاری ابدی زندگی کی واحد امید ہے۔

جب کوئی انسان جانتا ہے کہ اُس میں
،ایسا رجحان موجود ہے جو اُس کے لیے ضرر رساں ہو سکتا ہے
تو اگر وہ دانشمند ہو، تو اُس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
،چنانچہ، چونکہ خُدا کا کلام تمہیں یہ حقیقت جتاتا ہے
،پس میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ خبردار رہو
کہ تم اُسے رد نہ کرو جو بولتا ہے۔

،پھر اس لیے بھی دھیان دو
کہ تم میں سے بعض نے بہت دیر سے مسیح کو رد کیا ہے۔
،وہ تم سے اس منبر سے بولا
،دوسرے منبروں سے بولا
کتابِ مقدس سے، بیماری کی حالت سے؛
وہ تم سے حال ہی میں اُس دوست کی تدفین کی صدا میں بولا
—جو تم سے جدا ہوا
:کئی آوازیں، لیکن سب ایک ہی ندا لیے ہوئے
”میرے پاس آؤ، توبہ کرو، اور نجات پاؤ۔“

مگر آج تک تم نے اُسے رد کیا ہے ”جو بولتا ہے۔“
کیا گزرا ہوا وقت کافی نہیں کہ تم اُس مہلک کھیل میں مشغول رہے؟
،کیا وہ سال جو اب ابدیت میں داخل ہو چکے ہیں
تمہارے خلاف گواہی کے لیے کافی نہیں؟
کیا تم اس وزن میں اور اضافہ کرنا چاہتے ہو
کہ پھر سے اُس کو رد کرو؟

اے میں تم سے مٹت کرتا ہوں کہ دیکھو
کہ تم دوبارہ اُس کو رد نہ کرو
جو آسمان سے بولتا ہے“؛
کیونکہ اُس کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں
جو تمہاری جان کے لیے محبت بھری نہ ہو۔

یسوع مسیح، خُدا کا بیٹا
انسانوں پر غضب نازل کرنے کو دہشت کے ساتھ نہ آیا؛
اُس کی آمد سراسر رحمت تھی، سراسر فضل۔
اور جو اُس کی سُنّتے ہیں
—اُس کے لبوں پر صرف شفقت اور مہربانی کی باتیں ہیں
تمہارے گناہ معاف کیے جائیں گے
تمہاری جہالت کے زمانے کو خُدا نظر انداز کرے گا
—تمہاری خطائیں سمندر کی گہرائیوں میں ڈالی جائیں گی
تمہارے لیے زمین پر خوشی ہو گی
اور بعد ازاں جلال۔

کون نہ سُنے جب یہ خوشخبری ہے؟
کون نہ سُنے جب وہ بشارت دی جا رہی ہے
جو خُدا نے اپنی اعلیٰ جلال گاہ سے
—اپنے جلالی سفیر کے وسیلہ بھیجی
یعنی یسوع، خُدا کا اپنا بیٹا
جو کبھی مصلوب ہوا، مگر اب سر بلند اور جلال پذیر ہے؟

پس ان تمام وجوہات کے سبب
میں ابتدا ہی سے تمہارے دل پر یہ نصیحت رکھتا ہوں
—”خبردار! جو بولتا ہے، اُسے رد نہ کرنا“
اُس سچائی کو رد نہ کرنا
جو نہایت بیش قیمت ہے
جسے دشمن تمہارے ذہن سے چھین لینا چاہتا ہے
جسے تم خود پہلے ہی طویل عرصے سے رد کرتے آئے ہو
اور جو اگر تم اُسے قبول کرو
تو تمہاری جانوں کے لیے نہایت شیریں اور بیش بہا ہو گی۔

—اب کلام مقدس ہمیں آگے بڑھ کر

II

وجوہات بھی دیتا ہے
کہ ہم کیوں نہ رد کریں ”اُسے جو بولتا ہے“۔

ایک وجہ یہ ہے
”اُسے جو بولتا ہے“ رد کرنے کے کئی طریقے ہیں“
اور ممکن ہے تم اُن میں سے کسی ایک میں گرفتار ہو چکے ہو۔
پس خبردار رہو۔
اپنی حالت اور روش کا معائنہ کرو
کہ کہیں تم مسیح کو رد تو نہیں کر رہے۔

کچھ اُسے اس طرح رد کرتے ہیں
کہ اُس کے بارے میں سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔
یسوع کے وقت میں بھی کچھ ایسے تھے

، جو سننے پر آمادہ نہ تھے
اور آج بھی ویسے ہی لوگ موجود ہیں۔

تم میں سے بعض کے لیے
ہفتہ کا دن انجیل سننے کا دن نہیں ہوتا۔
تم آج صبح کہاں تھے؟
اور عام طور پر خداوند کے دن تم کہاں ہوتے ہو؟
، یاد رکھو، تم لندن جیسے شہر میں رہ کر
، جہاں انجیل کی منادی ہوتی ہے
غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔
، اگرچہ تم خدا کے گھر میں آ کر نہ سنا
— پھر بھی یقین رکھو
خدا کی بادشاہی تمہارے نزدیک آ چکی ہے۔

، تم انجیل کی دعوت پر کان بند کر سکتے ہو
مگر آخر کار تم خدا کے قہر کی للکار سے کان بند نہ رکھ سکو گے۔
، اگر تم صلیب پر چڑھے مسیح کی بابت سننے نہ آؤ گے
تو ایک دن تمہیں خود اس تخت پر بیٹھے مسیح کو دیکھنا ہو گا۔
”خبردار! کہ اُس کو رد نہ کرو جو آسمان سے بولتا ہے“
اس طور پر کہ جہاں اُس کی خوشخبری دی جاتی ہے، وہاں موجود ہی نہ ہو۔

، بہت سے لوگ سننے آتے ہیں
، ”مگر پھر بھی اُسے رد کرتے ہیں“ جو بولتا ہے
کیونکہ وہ بے دلی سے سنتے ہیں۔
— بہت سی جماعتوں میں
(میں اس کی بابت اس جماعت پر فیصلہ نہیں دیتا)
ایک بڑی تعداد ہے پروا سامعین پر مشتمل ہوتی ہے۔
ان کے لیے اس بات کی کوئی وقعت نہیں
کہ موضوع کیا ہے؛
وہ جملے اور الفاظ سنتے ہیں
، جو واعظ کی زبان سے نکلتے ہیں
، لیکن یہ صرف کانوں میں داخل ہوتے ہیں
دل میں کبھی نہیں اترتے۔

آہ! کیا افسوسناک بات ہے
کہ یہ حالت اُن میں عام ہے
جو طویل عرصہ سے خوشخبری سنتے آئے ہیں
مگر تبدیل نہ ہوئے۔
وہ عادی ہو چکے ہیں۔
، اب نہ کوئی ہوشیار کرنے والی صدا اُن تک پہنچتی ہے
نہ کوئی دعوت توبہ کی طرف مائل کرتی ہے۔

— واعظ اپنی فصاحت کی انتہا کر لے
مگر وہ تو اُسی ناگ کی مانند ہیں
جو بہرا ہے۔

، وہ اوروں کو تو موہ لے
، مگر اُن پر اُس کا سحر کارگر نہیں
خواہ کتنا ہی حکمت سے لبریز کیوں نہ ہو۔

اے خوشخبری سننے والو! سنبھل جاؤ کہ اُس کو رد نہ کرو جو آسمان سے بولتا ہے

اے تم جو اوپر بیٹھے ہو اور اے تم جو نیچے ہو،
تم جو برسوں سے مسیح کی آواز سننے آئے ہو
خبردار رہو کہ اُس کو رد نہ کرو
جس نے اتنے طویل عرصہ سے
ہر روز آسمان سے انجیل کی منادی کے ذریعے
تم سے کلام کیا ہے۔

مگر بعض ایسے بھی ہیں جو سنتے ہیں
اور خوب سمجھتے بھی ہیں جو کچھ سنتے ہیں
لیکن وہ حقیقت میں ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں۔
اپنی مختلف ذاتی وجوہات کے سبب
وہ مجسم خُدا کی گواہی کو رد کر دیتے ہیں۔

وہ سنتے ہیں کہ
"کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان سکونت اختیار کی"
اور یہ کہ
"جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے، وہ ہلاک نہیں ہوتا، بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔"
مگر وہ جان کر بھی ایمان نہیں لاتے۔
وہ پہلے ایک بہانہ پیش کرتے ہیں، پھر دوسرا
لیکن جتنے بھی بہانے جمع کیے جائیں
وہ اس تلخ حقیقت کو نہ مٹا سکیں گے
کہ وہ خُدا کی اُس گواہی کو قبول نہیں کرتے
جو اُس نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کے بارے میں دی ہے۔
پس وہ "اُسے رد کرتے ہیں جو بولتا ہے۔"

کتنے ہیں، ہاں کتنے یہاں موجود ہیں
جو اپنی بے اعتقادی سے اُس مسیح کو رد کر رہے ہیں
جو آسمان سے کلام کر رہا ہے؟

کچھ تو انجیل سے بھی ٹھوکر کھاتے ہیں
جیسے مسیح کے زمانے میں ہوا تھا۔
جب وہ اپنی منادی میں کسی نکتہ نازک پر آیا
تو بہت سے اُس سے پھر گئے
اور اُس کے ساتھ پھر نہ چلے۔

ایسے لوگ ہماری جماعتوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔
—انجیل اُن کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے
اس میں کوئی بات اُن کی رائے یا تعصب سے ٹکرا جاتی ہے
یا اُن کے محبوب گناہ پر ضرب لگاتی ہے
اور وہ رنجیدہ و برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔

اُنہیں اپنے گناہ پر غضبناک ہونا چاہیے
مگر وہ مسیح پر غصہ کرتے ہیں۔
اُنہیں خود کو ملامت کرنا چاہیے
اور رحم کے لیے صبر سے تلاش کرنا چاہیے
لیکن یہ روش اُنہیں گوارا نہیں۔

وہ واعظ کو ملامت کرتے ہیں
یا اُس کے آقا کو۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو انجیل سنتے ہیں
 اور صرف اس لیے سنتے ہیں
 کہ اُس میں سے الفاظ پکڑ کر انہیں بگاڑیں
 واعظ کی سادہ اور مخلص باتوں کا مذاق اڑائیں۔
 اور اس سے بڑھ کر
 وہ خود انجیل کا مفہوم بگاڑ کر
 اُسے ہنسی مذاق
 — بے حرمتی اور فحش گوئی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں
 یہاں تک کہ صلیب کو بھی نہ چھوڑتے۔

وہ ویسے ہی قمار کھیلتے ہیں
 جیسے فوجی صلیب کے نیچے کھیلتے تھے
 جب یسوع کا خون اُن پر گر رہا تھا۔
 اسی طرح بعض لوگ خوشی مناتے ہیں
 — جب یسوع کا خون اُن پر گرتا ہے
 مگر اُن کی عدالت کے لیے۔

خدا کرے کہ یہاں موجود کوئی بھی
 ایسا نہ ہو۔

لیکن بہت سے ایسے گزرے ہیں
 جنہوں نے نجات دہندہ کی توہین کی
 — اور اُس مجسمِ خدا پر کڑی باتیں کیں
 نہ مان سکے کہ اُس نے گناہ کا بوجھ اٹھایا
 نہ اُس حیرت انگیز محبت کو سراہا
 جس نے اپنے دشمنوں کے گناہ کے لیے
 سہنے کا فیصلہ کیا۔
 انہیں اُس عظیم فدیہ دہندہ کی
 قربانی میں کچھ بھی قابلِ ستائش نظر نہ آیا؛
 بلکہ وہ اپنے محسن سے منہ موڑ کر
 اُس پر زہر اُگلتے رہے
 جس نے بنی آدم سے محبت کی
 اور مرتے وقت کہا

"اے باپ! ان کو معاف کر، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔"

اور کچھ نے اپنی عملی زندگی سے ظاہر کیا
 کہ انہوں نے "اُسے رد کیا جو بولتا ہے۔"
 کیونکہ انہوں نے اُس کے لوگوں کو ستانا شروع کیا۔
 انہوں نے اُن کو اذیت دی
 جو خدا کے جلال کی تلاش میں تھے
 اور جو کچھ بھی مسیح کی خوشبو رکھتا تھا
 وہ اُن کے لیے نفرت انگیز اور مکروہ تھا۔

اے عزیزو،
 چونکہ مسیح کو رد کرنے کے یہ سب طریقے موجود ہیں
 تو میں تم سے درخواست کرتا ہوں
 کہ تم ان میں سے کسی میں نہ گر پڑو۔

ممکن ہے ان میں سے کچھ بڑے ظالمانہ طریقے
 تمہیں خود بھی ناگوار گزریں
 مگر باقیوں سے بھی بچو۔

خاص طور پر اُس بے حسی میں نہ گر پڑو
جس میں نجات دہندہ کی اتنی ہی توہین ہے
جتنی کسی کفر کی بات میں ہو سکتی ہے۔

کیا تمہارے لیے یہ کچھ بھی نہیں
کہ خُدا آسمان سے آئے
تا کہ وہ انسانوں کی نجات میں عادل ٹھہرے؟
اور جب وہ آسمان سے آیا
، تاکہ عدل قائم کرے
تو اُس نے خود دکھ سہے
— تاکہ ہم دکھ نہ سہیں
خُدا کا مسیح، بے قصور گناہگاروں کی خاطر
لہو لہان ہوا اور مر گیا؟

، کیا یہ تمہیں بتایا جائے
، تمہارے دل پر رکھا جائے
اور تم پھر بھی اُسے رد کرو گے؟
کیا تم اُسے رد کرو گے
— جو خود بولتا ہے
، اپنی قربانی میں
اور اُس خون میں جو اُس نے پردہ کے اندر لے جا کر
اب بھی گواہی دیتا ہے؟

کیا تم، ہاں تم، اُسے رد کرو گے؟
دعا کرو کہ خُدا تمہیں توفیق دے
کہ تم کسی بھی صورت میں ایسا نہ کرو۔

، اور اب
، اگرچہ ہم آگے بڑھتے ہیں
، مگر اُسی نکتے پر قائم رہتے ہیں
— اُسی کیل پر ہتھوڑے کی ضرب لگاتے ہیں

بہت سی وجوہات ہیں
کہ انسان مسیح کو کیوں رد کرتا ہے؛
پس تم یقینی بناؤ
کہ تم ان میں سے کسی بھی وجہ سے
اُسے رد نہ کرو۔

کچھ لوگ اُسے محض بے حسی سے رد کرتے ہیں

بیشتر انسانوں کی فکر خور و نوش سے بلند نہیں۔
جیسے وہ مرغ جو گوبر کے ڈھیر پر پیرا پا کر
، اُسے پلٹتا ہے اور تمنا کرتا ہے کاش یہ جو کا دانہ ہوتا
ویسے ہی یہ لوگ آسمانی چیزوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔

آسمان یا گناہوں کی معافی سے اُنہیں کیا واسطہ؟
اُن کے خیالات اُس بلندی کو چھو ہی نہیں سکتے۔

خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے کوئی
اس قدر جسمانی نہ ہو

"کہ" اُسے رد کرے جو آسمان سے بولتا ہے
صرف اس وجہ سے۔

—کچھ اُسے اپنے راست بازی کے گھمنڈ میں رد کرتے ہیں
کہ وہ خود کو کافی نیک سمجھتے ہیں۔
کہتے ہیں، مسیح اُن کے خلاف بولتا ہے۔
وہ اُن کی نیکی کی تعریف نہیں کرتا
بلکہ اُسے تمسخر کا نشانہ بناتا ہے۔
وہ اُنہیں جتاتا ہے
کہ اُن کی لمبی دعائیں اور نیک اعمال
کچھ بھی سہارا نہیں۔

،اور چونکہ نجات دہندہ اُن کی راست بازی کو قبول نہیں کرتا
وہ بھی اُس سے کچھ لینا دینا نہیں چاہتے۔

اے انسان! یہ نہ کہہ
—کہ تو دولت مند ہے اور تجھ کو کچھ حاجت نہیں
!تو ننگا، مفلس اور قابلِ ترس ہے
یہ مت کہہ
—کہ تو اپنی خوبیوں سے آسمان خرید لے گا
!تیرے پاس کوئی خوبی نہیں
تیری خود ساختہ خوبیاں تجھے جہنم میں لے جائیں گی۔

پھر بھی، کتنے ہی ہیں
جو اپنی اسی خود فریبی کی دیوانگی میں
مسیح کو رد کرتے ہیں۔

کچھ اُسے اس لیے رد کرتے ہیں
کہ وہ اپنی عقل پر بھروسا رکھتے ہیں۔
"کہتے ہیں،" یہ بڑا غور و فکر کا زمانہ ہے۔
:اور ہر طرف سے سنتے ہیں
"فکری منادی، غور و فکر کے حامل واعظ، فکری انجیل۔"

مگر آسمان کے سامنے
یہ ساری دانشمندی کیا ہے؟
!بدبو زدہ لاشوں کا انبار

:میری طرف سے تو اُن سے کہنا یہی ہوگا
"!دیکھو، اُس کو رد نہ کرو جو بولتا ہے"
کیونکہ خدا کا ایک کلمہ

،تمام فلسفیوں کی سوچ سے بہتر ہے
اور مسیح کے لبوں سے نکلی ایک بات
مجھے اُس تمام اسکندری کتب خانے سے
اور بودلیان کے کتب خانے سے بھی
،کہ جو کچھ بھی انسان نے لکھا
زیادہ قیمتی دکھائی دیتی ہے۔

نہیں، غور تو مسیح کی باتوں پر ہونا چاہیے۔
،ورنہ ہمارا سارا فکر
ہمارا وبال بن سکتا ہے۔

اگر کوئی انسان ڈوب رہا ہو
اور اُسے رسی دی جائے
تو اُس کے لیے یہی بہتر ہے
کہ وہ اُس رسی کو تھام لے
نہ کہ یہ سوچتا پھرے
کہ اور کس طریق سے بچاؤ ممکن ہے۔

اے صاحبان! جب تمہاری جانیں ضائع ہو رہی ہوں
تو تمہاری عقل کے خیالی پروازوں سے بہتر ہے
کہ تم اُس انجیل کو تھام لو
جو خُدا نے یسوع میں ظاہر کی
— تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ
اور نہ ہو جاؤ ایسی ہلاکت کے ساتھ
!جو عدالت لاتی ہے

کچھ اور ہیں
— جو مسیح کو ایک اور وجہ سے رد کرتے ہیں
انہیں مسیح کی تعلیم کی پاکیزگی پسند نہیں۔
وہ "اُسے جو بولتا ہے" اس لیے رد کرتے ہیں
کہ وہ سمجھتے ہیں
مسیح کا دین بہت سخت ہے
بہت دقیق ہے
اُن کی خوشیوں کو کاٹتا ہے
اُن کی خوابشوں کو مجرم ٹھہراتا ہے۔

!ہاں، ہاں، ایسا ہی ہے
مگر ایسی وجہ سے مسیح کو رد کرنا
انتہائی ناسمجھی ہے
کیونکہ ہر انسان کی تمنا ہونی چاہیے
— کہ وہ ان شہوانی خواہشات سے چھٹکارا پائے
اور چونکہ مسیح ہی ہمیں نجات دے سکتا ہے
کیا ہم اُسی کو رد کریں؟
خدا نہ کرے کہ ہم ایسے بہکائے جائیں۔

کچھ اُسے دنیا کے خوف سے رد کرتے ہیں۔
اگر وہ مسیحی بن جائیں
— تو اُن کا مذاق اڑایا جائے گا
کہیں انہیں "میٹھڈسٹ" کہا جائے گا
یا "پریسبیٹیرین" یا "پیوریشن" یا کوئی اور طعنہ دیا جائے گا۔

اور کیا ہم اپنی جانوں کو
صرف اس لیے کھو دیں
کہ احمقوں کی ہنسی سے بچ جائیں؟
— ایسا شخص مرد نہیں
— اُسے کوئی اور نام دو
وہ مرد نہیں
جو محض اس لیے اپنی جان پھینک دیتا ہے
کہ اُس میں اتنی ہمت نہیں
کہ وہ سچائی پر قائم رہے
حق پر ایمان لائے
اور دنیا کی تیوریوں کو برداشت کرے۔

اور کچھ اُسے صرف اس لیے رد کرتے ہیں
 کہ وہ ٹالتے رہتے ہیں۔
 اُن کے پاس کوئی ٹھوس وجہ نہیں
 بس اُمید رکھتے ہیں
 کہ کوئی زیادہ موزوں وقت آئے گا۔
 ابھی تو وہ جوان ہیں
 یا بہت بوڑھے بھی نہیں
 اور اگر بوڑھے بھی ہوں
 تو سوچتے ہیں
 — کہ زندگی ابھی کچھ دن باقی ہے
 اور یوں وہ اُسے جو بولتا ہے
 پھر بھی رد کرتے رہتے ہیں۔

میں نے کوئی ایک بھی قابلِ قبول وجہ نہ بتائی
 کہ کیوں اُس کو رد کیا جائے
 — جو بولتا ہے
 اور میں یقین سے کہتا ہوں
 کہ ایسی کوئی وجہ موجود ہی نہیں۔

اگر واقعہ یہی ہے
 کہ خُدا نے خود انسان کا قالب اختیار کیا
 اور ہماری نجات اور دکھ سے رہائی کے لیے
 یہاں زمین پر آگیا
 تو پھر کوئی بھی وجہ ایسی نہیں
 جو اُس کے انکار کو جائز ٹھہرا سکے۔

یہ میرا فرض اور اعزاز ہے
 کہ میں سنوں
 — کہ خُدا مجھ سے کیا کہتا ہے
 کہ میں اپنا سارا دل اُسے دوں
 اُس کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کروں
 اور اپنی مرضی کو اُس کے حوالے کر دوں
 تاکہ جو کچھ وہ چاہے
 میں وہی کروں، وہی بنوں۔

”مگر کیا واقعی خُدا یوں آیا؟“
 کوئی کہے گا۔

میرا دل تو گواہی دیتا ہے
 کہ یہ اعلان خود اپنی سچائی کی دلیل ہے۔
 کوئی دل
 کوئی تخیل
 — یہ کہانی گھڑ نہیں سکتا
 یہ محبت
 یہ نجات دہندہ محبت کی کہانی
 جو خدا نے مسیح یسوع میں ظاہر کی۔

اگر میرے پاس اس بیان کے سوا کوئی اور ثبوت نہ ہوتا
 تب بھی میں مان لیتا
 کیونکہ یہ سچائی اپنے چہرے پر سچائی لیے ہوئے ہے۔

کون ایسا خیال تراش سکتا تھا؟

وہ خُدا جو ناراض ہے، یہاں آتا ہے تاکہ اپنی مخلوق کو اُنہی کی خطا سے نجات دے۔
چونکہ اُس کی عدالت کا تقاضا ہے کہ وہ سزا دے
پس وہ خود ہی اُس سزا کو اُٹھاتا ہے
تاکہ وہ عادل بھی رہے
!اور ناقابلِ فہم طور پر مہربان بھی

میری جان لپکتی ہے
اس مکاشفہ کی آغوش میں۔
یہ میرے بے چین ضمیر کے لیے
سب سے خوشخبری معلوم ہوتی ہے
،خُدا مسیح میں تھا"
،دنیا کو اپنے ساتھ میل دیتا
!"اور اُن کے گناہوں کو اُن کے حساب میں نہیں لاتا

اوہ! نجات دہندہ کو رد کرنے کے لیے
کوئی معقول وجہ ممکن نہیں۔
لہذا، چونکہ بہت سی غیر معقول باتیں
،انسانوں کو بہا لے جاتی ہیں
:میں تم پر زور دیتا ہوں
"!خبردار! اُس کو رد نہ کرو جو بولتا ہے"
اور خُدا کا رُوح تم پر ایسا اثر کرے
کہ تم اُسے رد نہ کر سکو۔

:اب ہم اس عبارت کی طرف واپس آتے ہیں

III

ایک نہایت بلند محرک :
—کہ کیوں ہم اُس کو رد نہ کریں جو بولتا ہے
:اور وہ یہ ہے
کیونکہ اُسے رد کرنا
سب سے اعلیٰ اختیار کی توہین ہے۔

،جب موسیٰ نے خُدا کے نام سے کلام کیا
تو ایسے ایلچی کو رد کرنا
کوئی معمولی بات نہ تھی۔
—پھر بھی، موسیٰ صرف انسان تھا
،اگرچہ خدائی اختیار میں ملبوس
،لیکن وہ خادم ہی تھا
خُدا کا بندہ۔

لیکن یسوع مسیح
اپنی ذات میں خُدا ہے۔
!سو دیکھو
کہ تم اُس کو رد نہ کرو
،جو آسمانی اصل رکھتا ہے
،جو آسمان سے آیا
،جو الہی قدرت سے ملبوس ہے
،جس کا ہر کلام گویا خود آسمان سے نکلتا ہے

اور جو اب آسمان پر بیٹھا
اپنی زندہ ابدی انجیل سے
براہ راست جلالِ اعلیٰ سے بولتا ہے۔

میں تم سے التماس کرتا ہوں،
کہ اسے دھیان سے سنو
اور اُس تمثیل کو یاد کرو
—جو یسوع نے بیان کی

ایک شخص نے انگوروں کا باغ لگایا
،اور کسانوں کو دیا
،اور جب پھل لینے کا وقت آیا
تو اُس نے اپنا خادم بھیجا۔
اُنہوں نے اُسے سنگسار کیا۔
پھر دوسرا بھیجا
اُسے مارا پیٹا۔
پھر ایک اور
اُسے بھی ذلیل و خوار کیا۔

جب اُس نے کئی خادم بھیجے
اور باغ کے رکھوالوں نے
،اُس کے غیظ و غضب کو بھڑکایا
:تو اُس نے کہا
—میں اپنا بیٹا بھیجوں گا"
!"اُسے تو وہ عزت دیں گے

،مگر جب اُنہوں نے اُسے آتے دیکھا
:کہا
یہی وارث ہے، اُو اسے قتل کریں"
!"اتاکہ میراث ہماری ہو
،پس اُنہوں نے اُسے پکڑا
،قتل کیا
اور باغ سے باہر پھینک دیا۔

تم جانتے ہو
کہ نجات دہندہ کے ساتھ انسانوں نے کیا سلوک کیا۔
لیکن اصل نکتہ یہ ہے
،مسیح کو رد کرنا
،اُسے جو بولتا ہے انکار کرنا
—اُس کی انجیل کو رد کرنا
،اگر یہ اُس کی طرف سے نہ ہوتی
تو اتنا بڑا گناہ نہ ہوتا۔

لیکن اُسے رد کرنا
،میں نہیں جانتا کیسے بیان کروں
مگر میرا دل دکھ سے بوجھل ہے
کہ کوئی بھی شخص
،خُدا کے بیٹے کو
،ازلی اور مبارک کو
رد کرنے کی جسارت کرے۔

میں اپنی ساری کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔
میری روح خوف سے کانپ اٹھتی ہے
یہ سوچ کر
کہ کوئی مخلوق
،اپنے خالق کو رد کرے
—جب خالق خود کلام کرتا ہے
اور وہ بھی
جب خدا خود
،لامحدود
،عجیب
ناپنے کے لائق نہیں ایسی محبت سے
،زمین پر اترے
،انسان کا قالب اختیار کرے
،دُکھ اٹھائے
اور پھر
:اپنے باغی بندے کی طرف مڑ کر کہے

سُن، میں تجھے معاف کرنے کو تیار ہوں۔"
میں بخشش کے لیے آمادہ ہوں۔
"اِس تُو میری سُن لے

!اوہ
یہ کیسا بولناک امر ہے
کہ انسان مسیح کو رد کرے۔

،میں نہیں جانتا تمہارا دل کیا گواہی دیتا ہے
،مگر اگر کبھی تم نے اِس پر غور کیا ہو
تو یہ جرم عظیم
سب سے قبیح معلوم ہوا ہوگا۔

،اگر نجات کے لیے شرائط سخت ہوتیں
،اور راہ دشوار ہوتی
تو میں سمجھ سکتا
:کہ کوئی کہے
"یہ میرے ساتھ مذاق ہے"

:لیکن جب انجیل صرف اتنا ہے
،پھر جاؤ، پھر جاؤ"
"کیوں مرنا چاہتے ہو؟
:جب صرف یہ کہتا ہے
،خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا"
"!تو نجات پائے گا
تو میں کیا کہوں؟
میرے پاس
تم میں سے کسی کے لیے
کوئی عذر نہیں۔

اور اگر تم
انجیل کو سُننے کے بعد بھی
،جہنم میں ڈالے جاؤ
تو میں یہ کہنے کی جرات نہیں کرتا

کہ وہ عذاب
تمہارے اس قدر عظیم انکار کے لیے
زیادہ ہوگا۔

اتم نجات نہ پاؤ گے، اے لوگو
اتم نے خود اپنی جان کو ٹھکرا دیا ہے
جب نجات کی راہ
صاف،
آسان،
سادہ،
—اور تمہارے بالکل قریب ہو
!تو پھر بھی تم انکار کرتے ہو

،کیا وہ انتقام کے زنجیر کے مستحق نہیں؟
"جو محبت کی زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں؟"

،میں نہیں کر سکتا—میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ اُن لوگوں کے لیے کوئی سزا حد سے زیادہ سخت ہو
جنہوں نے جان لیا کہ مسیح کا انکار
،ہمیشہ کی سزا کو دعوت دے گا
پھر بھی وہ اُسے جان بوجھ کر رد کرتے ہیں۔

تم نے خود اپنی گمراہی چُن لی ہے۔
اگر تم زہر پی لیتے
،اور تمہیں معلوم نہ ہوتا
—تو تمہارے لیے میرے دل میں ہمدردی ہوتی
اگر تمہاری رگیں
درد سے سوجھ جاتیں
—اور موت تم پر چھا جاتی

:لیکن جب ہم تمہارے سامنے کھڑے ہو کر کہتے ہیں
!اے لوگو، یہ زہر ہے"
—دیکھو، دوسرے گر رہے ہیں اور مر رہے ہیں
!"اسے مت چھونا

اور جب ہم تمہیں
،اس سے ہزار گنا بہتر چیز پیش کرتے ہیں
،اور التجا کرتے ہیں کہ اُسے قبول کرو
،لیکن تم اُسے نہیں لیتے
—بلکہ زہر کو چنتے ہو
،تو اگر یہی تمہاری مرضی ہے
تو پھر وہی ہوگا جو تم چاہتے ہو۔

،اگر تم اپنی جان کو ہلاک کرنا چاہتے ہو
تو پھر یہی انجام ہوگا۔

:لیکن ہم تم سے ایک بار پھر فریاد کرتے ہیں
!"دیکھو، خبردار، اُس کو رد نہ کرو جو بولتا ہے"
—کاش میں اُس ہستی کو تمہارے سامنے کھڑا کر سکتا
—یعنی خُدا کا مسیح
،اور اُسے تمہارے روبرو لاتا
اور تم دیکھتے اُس کے ہاتھ اور پاؤں۔

اور تم پوچھتے
"یہ نشان کیسے آئے؟"
تو وہ جواب دیتا
یہ وہ زخم ہیں
جو میں نے اُس وقت سہے
"جب بنی آدم کے لیے ڈکھ اُٹھایا۔"

اور وہ اپنا پہلو ننگا کرتا
اور کہتا
یہاں، یہاں وہ نیزہ لگا تھا"
"جب میں مرا تاکہ گنابگار زندہ رہیں۔"

اب وہ جلال میں ہے
لیکن وہ فرماتا ہے
ایک وقت تھا"
جب میرا چہرہ تھوک سے آلودہ ہوا
میرا بدن پیلاطس کی کوڑے اور ہیرودیس کے ڈنڈے سے چور چور ہوا
اور میں، جسے فرشتے سجدہ کرتے تھے
—نوکر سمجھا گیا
—بلکہ اُس سے بھی بدتر
خُدا نے مجھے چھوڑ دیا۔

یہ وہ نے
اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لیا
تاکہ میں
—گناہ کی سزا کو واقعی برداشت کروں
کوئی تمثیل نہیں
—بلکہ حقیقت
اور اُن سب دکھوں کا کفارہ بن جاؤں
جو وہ جانیں
جنہیں میں نے فدیہ دیا
اگر جہنم میں جاتیں
**تو بھگتیں۔

کیا تم اُس کے زخموں کو دیکھ کر بھی اُسے رد کرو گے؟
کیا اُس کی محبت کی کہانی سُن کر بھی اُسے ٹھکرا دو گے؟

کیا وہ ڈکھی دل سے لوٹ جائے گا
اور اپنے دل میں کہے گا
اُنہوں نے مجھے رد کر دیا۔"
اُنہوں نے مجھے رد کر دیا۔
میں نے اُنہیں نجات کی خبر دی
میں نے اُنہیں دکھایا
کہ میں نے نجات کیسے خریدی
لیکن اُنہوں نے مجھے رد کر دیا۔
اب میں لوٹ جاؤں گا
—اور وہ میرا چہرہ پھر کبھی نہ دیکھیں گے
جب تک وہ نہ کہیں
اے پہاڑو، ہم پر گر پڑو؛"
ہمیں اُس کے چہرہ سے چھپاؤ
"جو تخت پر بیٹھا ہے

اگر تم اُسے رحمت میں قبول نہیں کرتے
تو تمہیں اُسے عدالت میں قبول کرنا ہوگا۔

اور اگر خُدا کا چاندی کا عصا
تمہیں نہ چھوئے
تو پھر وہی مسیح
وہی ناصری
ابر آسمان پر دوبارہ آئے گا
!! اور اُس بولناک دن تم پر افسوس ہوگا

تب زمین کی قومیں نوحہ کریں گی
اور گریہ کریں گی اُس کے سبب سے۔
انہوں نے اُسے اپنا نجات دہندہ نہ مانا
تو اب وہ اُن کا منصف بن کر آئے گا
:اور اُس کے منہ سے نکلے گا یہ فیصلہ
"چلے جاؤ! چلے جاؤ"

اب میں اُس آخری وجہ پر آتا ہوں
:جو ہمیں یہ حکم دیتی ہے کہ
"اُسے رد نہ کرو جو بولتا ہے"

—اور وہ یہ ہے

IV

ایک بولناک انجام کا اندیشہ :
کیونکہ اگر وہ نہ بچ سکے
جنہوں نے اُسے رد کیا
جو زمین پر بولتا تھا
تو ہم کیسے بچیں گے
اگر اُس کو رد کریں
جو آسمان سے بولتا ہے؟

سنو
—بحر قلزم سے اُٹھتی گرج کی آواز
جب غصہ سے بپھری ہوئی موجیں
فرعون اور اُس کے سواروں پر ٹوٹ پڑیں۔

فرعون کیوں پانیوں میں ڈوبا پڑا ہے؟
مصر کے بہادر کیوں کاٹ ڈالے گئے؟

اس لیے کہ انہوں نے موسیٰ کو رد کیا
:جب اُس نے کہا
"یوں فرماتا ہے خُداوند"
"میری قوم کو جانے دے"

اگر فرعون نہ بچ سکا
جب اُس نے زمین پر بولنے والے کو ٹھکرایا
!تو اوہ
وہ دن کیسا خوفناک ہوگا
جب وہ مسیح

،جو آج تم سے کلام کرتا ہے
،اور جسے تم رد کرتے ہو
—اپنے غضب کے عصا بلند کرے گا
،اور آگ کی جھیل
،جو بحرِ قلزم سے زیادہ ہولناک ہے
اُس کے مخالفوں کو نگل لے گی۔

کیا تم اگلا منظر دیکھ سکتے ہو؟
،کچھ لوگ خوشیو کی قربان گاہیں ہاتھ میں لیے کھڑے ہیں
—اور وہاں کھڑا ہے موسیٰ، خُدا کا خادم
:اور وہ کہتا ہے
،اگر یہ عام انسانوں کی طرح مریں"
"تو سمجھ لینا خُدا نے مجھ سے کلام نہیں کیا۔
کیونکہ اُنہوں نے موسیٰ کے خلاف بغاوت کی۔

کیا تم وہ منظر دیکھ سکتے ہو؟
کیا تم تصور کر سکتے ہو؟
اگر وہ نہ بچ سکے
،جنہوں نے زمین پر بولنے والے کو رد کیا
تو ہم کیسے بچیں گے
اگر ہم اُس کو رد کریں
جو آسمان سے ہم سے کلام کرتا ہے؟

—چلو عرب کے صحرا سے گزرو
،دیکھو قبیلے ایک ایک کر کے گرتے جاتے ہیں
اور اپنے پیچھے قبریں چھوڑ جاتے ہیں۔
،جو مصر سے نکلے
اُن میں سے کوئی کنعان میں داخل نہ ہوا۔

کس نے اُنہیں ہلاک کیا؟
،وہ سب وہیں مارے گئے
کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے کلام کی
—موسیٰ کے ذریعہ مخالفت کی
اور خُدا نے اپنے غضب میں قسم کھائی
کہ وہ اُس کی راحت میں داخل نہ ہوں گے۔

اگر وہ نہ بچ سکے
،جنہوں نے زمین پر بولنے والے کو رد کیا
تو ہم کیسے بچیں گے
اگر اُس کو رد کریں
جو آسمان سے ہم سے کلام کرتا ہے؟

،میں اور بھی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہوں
اور تمہیں یہ دکھا سکتا ہوں کہ کس طرح خُدا نے
—اپنے بندہ موسیٰ کی نہ سُننے کا انتقام لیا
،لیکن اگر ہم خُداوند یسوع مسیح کی نہ سُنیں
!تو وہ انتقام کس قدر شدید ہوگا

کسی نے کہا،
"تم خُداوند کی بیبت کی منادی کرتے ہو"
خُداوند کی بیبت؟
—میں اُن کا تصور بھی نہیں کر پاتا
وہ اتنی ہولناک ہیں کہ
انسانی زبان اُنہیں بیان نہیں کر سکتی۔

لیکن اگر میں سختی سے بولتا ہوں،
تو وہ بھی محبت میں ہے۔
میں گناہگار کے ساتھ کھیل نہیں سکتا
مجھے یہ جُرأت نہیں کہ تمہیں یہ کہوں
کہ گناہ کوئی معمولی بات ہے۔
میں یہ جُرأت نہیں کرتا
کہ تمہیں کہوں کہ اُنے والی دنیا کی کوئی اہمیت نہیں۔
میں تم سے یہ نہیں کہہ سکتا
کہ سنجیدگی ضروری نہیں۔

مجھے اپنے مالک کے حضور جواب دینا ہے۔
میرے کانوں میں وہ الفاظ گونجتے ہیں
اگر نگہبان خبردار نہ کرے"
اور وہ ہلاک ہو جائیں
تو اُن کا خون
"نگہبان کے ہاتھ سے طلب کیا جائے گا

میں نہیں چاہتا
کہ میری دامن پر جانوں کا خون ہو
—اسی لیے ایک بار پھر تم سے عرض کرتا ہوں
میری بات رد کر دو جتنا چاہو
میری طرف سے کہی گئی باتوں کو
—کتے کھا جائیں
اگر وہ میری طرف سے ہیں۔

لیکن جہاں جہاں میں نے
تمہیں مسیح کا کلام سنایا ہے
—اور اُس کی خوشخبری دی ہے
کہ

"ایمان لا اور زندہ رہ" کہ

جو اُس پر ایمان لاتا ہے"
"وہ مجرم ٹھہرایا نہیں جاتا
کہ

جو ایمان لایا اور بپتسمہ لیا"
"وہ نجات پائے گا۔

جہاں جہاں یہ مسیح کی خوشخبری ہے
وہاں خود مسیح بول رہا ہے۔
اور میں ایک بار پھر تم سے کہتا ہوں
اپنی جان کی خاطر
اُسے رد نہ کرو
جو آسمان سے تم سے کلام کرتا ہے۔

کاش اُس کا رُوح تمہارے دل کو نرم کرے
تاکہ تم مسیح کے کلام کو سنو
اور آج کی رات نجات پاؤ۔

اگر آج رات تمہارے پاس مسیح نہیں
تو ہو سکتا ہے کہ
کچھ لوگ اُسے کبھی نہ پائیں۔
اگر تم آج نجات نہ پاؤ
تو کچھ لوگ شاید کبھی نہ پائیں۔
یہی گھڑی ہے — یا کبھی نہیں۔

خُدا کا رُوح تم سے جھگڑ رہا ہے
ضمیر تھوڑا سا جاگا ہے۔
ہر نسیم کو تھام لو، ہر جھونکے کو قید کرو۔
اس لمحے کو جانے نہ دو۔

اوہ! کاش آج رات تم
تلاش کرو
اور آج ہی رات
نجات دہندہ کو پا لو۔

ورنہ یاد رکھو
اگر تم اُس کو رد کرو
جو آسمان سے بولتا ہے
تو وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر قسم کھاتا ہے
کہ
"یہ میرے آرام میں داخل نہ ہوں گے"
— پھر تم کھوئے گئے، کھوئے گئے، کھوئے گئے ہو
!ہمیشہ کے لیے، واپسی کے بغیر

خُدا تم سب کو برکت دے
اور کاش ہم سب آسمان میں ملاقات کریں۔

—مجھے معلوم نہیں
کبھی کبھی ڈر لگتا ہے
کہ پہلے کی طرح توبہ کرنے والے نہیں رہے۔
اگر میں جان لیتا
کہ خُدا کے حضور
اب میرے وسیلہ سے
اور کوئی جان نجات نہیں پائے گی
تو میں ہر اسائن کو چھوڑ کر
کسی اور جگہ چلا جاتا
جہاں میں انہیں تلاش کر سکوں
جن پر خُدا برکت دینا چاہتا ہے۔

کیا وہ سب نجات پا چکے
جو پائے والے تھے؟

اے تم جو یہاں بیٹھتے ہو
کیا میں نے اس تالاب میں

اتنا جال ڈال لیا
کہ اب کچھ بچا ہی نہیں؟

کیا یہ ممکن ہے
کہ جہاں جہاں گندم اُگتی تھی
—وہ اُگ چکی
اور اب کچھ بھی باقی نہ رہا؟

اے میرے بھائیو اور بہنو
، مسیح میں
خُدا سے دعا کرو
کہ وہ اپنا رُوح بھیجے
تاکہ اور بھی لوگ
یسوع کے پاس لائے جائیں۔

ورنہ یہ تو بڑا کٹھن کام ہے
!کہ خالی ستنے والوں کے سامنے منادی کی جائے

شاید میں تمہیں
—پرانہ اور بے اثر لگنے لگا ہوں
، اگر میرے بس میں ہوتا
تو ایسا نہ ہوتا۔
اگر مجھے سیکھنا پڑتا
، کہ بہتر کیسے منادی کروں
تو میں اسکول جاتا۔

اگر مجھے کوئی راہ ملتی
، جس سے تم تک بہتر پہنچ سکوں
تو میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتا۔
مجھے نہیں معلوم
—اور کیا کہوں
، لیکن اگر خود مسیح کو رد کر دیا جائے
تو میں اُس کے لیے کیا بولوں؟

، اگر اُس کے پیارے زخم
، اُس کا بیش قیمت خون
، اُس کے دم توڑتے کراہنے
—اور انسانوں کے لیے اُس کی محبت
، یہ سب کچھ بھی بے وقعت ہو جائیں
تو میرے الفاظ تو
!ہوا کے جھونکوں میں ہی اڑ جائیں گے

!لیکن، اوہ! تم اُس کی طرف رجوع کرو
!اپنی جانیں مت گنواؤ
—اُس کے پاس اُو
وہ تمہیں قبول کرے گا۔
وہ فضل کرنے کے لیے منتظر ہے۔

، جو کوئی بوجھل ہے
وہ آج رات اُس کے پاس آ جائے۔
—ایک آنسو، ایک آہ، ایک پکار

—اُسے روانہ کرو
وہ تمہاری سنے گا۔
—اُو اور اُس پر بھروسا کرو
وہ تمہیں بچائے گا۔

خُدا تمہیں مسیح کی محبت کے سبب برکت دے۔
آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپر جن
عبرانیوں 12

:آیات 2-1

پس چونکہ ہم بھی ایسے بڑے گواہوں کے بادل سے گھیرے ہوئے ہیں،
تو اُو ہم ہر بوجھ کو اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے
دور ڈال دیں،
اور اُس دوڑ کو صبر سے دوڑیں
جو ہمارے آگے رکھی گئی ہے
اور یسوع کی طرف نظریں لگائے رکھیں۔

رسول یوں گویا کرتا ہے
چونکہ آسمان، زمین، اور حتیٰ کہ پاتال سے
بہتیرے ہمیں دیکھ رہے ہیں
اور ہم اس عظیم دوڑ میں شامل ہیں
تو ہمیں لازم ہے کہ
ہر رکاوٹ کو، خواہ وہ سونے کی ہو
اور ہر لباس کو، خواہ وہ کس قدر نفیس ہو
اُتار پھینکیں
تاکہ ہماری راہ میں کچھ بھی الجھاؤ نہ بنے۔

اور جب ہم دوڑ شروع کریں
—تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم پہلے ہی فتح پا چکے ہیں
بلکہ صبر سے دوڑتے چلے جائیں
آگے، اور آگے، یہاں تک کہ ہم انجام کو پا لیں۔

:آیات 3-2

جو ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے (یسوع)
جس نے اُس خوشی کے لیے
جو اُس کے سامنے رکھی گئی تھی
صلیب کو سہا
اور شرمندگی کی پروا نہ کی
اور خُدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔

پس اُس پر غور کرو
جس نے اپنے خلاف گناہگاروں کی ایسی مخالفت برداشت کی
تاکہ تم اپنے دلوں میں تھک نہ جاؤ
اور ہمت نہ ہارو۔

!وہ دوڑنے والوں میں کیسا عظیم المثل دوڑنے والا تھا
!اور اُس نے کیسی دوڑ دوڑی
جب ہم اُسے آخر میں تاج تھامے دیکھتے ہیں
تو یہ نہ بھولیں کہ

اُسے راہ کے سب دُکھوں کا علم ہے
اور وہ جانتا ہے
کہ ہمیں منزل تک پہنچنے کے لیے
کس قدر ضبط کی ضرورت ہے۔

:آیت 4

تم نے ابھی تک گناہ کے خلاف لڑتے ہوئے
خون بہانے تک مقابلہ نہیں کیا۔

—تمہاری لڑائیاں تو کچھ بھی نہیں
کیا تم خود کو شہید سمجھتے ہو؟
تم نے کیا کیا؟
کیا سہا؟

کیا برداشت کیا
جو خُداوند سے یا پرانے مقدسین سے ملایا جا سکے؟

:آیات 5-6

اور تم اُس نصیحت کو بھول گئے
:جو تم سے فرزندوں کی مانند مخاطب ہو کر کہتی ہے
"اے میرے بیٹے"
،خُداوند کی تادیب کو حقیر نہ جان
،نہ اُس کے ملامت کرنے سے دل شکستہ ہو
کیونکہ جسے خُداوند محبت کرتا ہے
،اُسے وہ تادیب بھی کرتا ہے
اور ہر اُس بیٹے کو کوڑے لگاتا ہے
"جسے وہ قبول کرتا ہے۔"

یہ صبر کے لیے ایک اور عظیم سبب ہے۔
،جو آزمائش انسان کی طرف سے آتی دکھائی دیتی ہے
وہ دراصل خُدا کی طرف سے تادیب ہے۔
،پس اُسے خُدا کے ہاتھ سے قبول کرو
یہ جان کر کہ یہ تمہاری بیٹاپن کی علامت ہے۔

:آیات 7-8

،اگر تم تادیب کو برداشت کرتے ہو
،تو خُدا تم سے فرزندوں کا سا سلوک کرتا ہے
کیونکہ ایسا کون سا بیٹا ہے
جسے باپ تادیب نہ دے؟
لیکن اگر تم اُس تادیب سے محروم ہو
،جس میں سب شریک ہیں
،تو تم حرامی ہو
اور بیٹے نہیں۔

—تمہیں باپ کی محبت حاصل نہیں
تم اُس کے گھرانے کے معزز فرد نہیں ٹھہرتے۔

:آیات 9-13

،پھر ہمارے جسمانی باپوں نے بھی ہمیں تادیب دی
اور ہم نے اُن کی عزت کی؟
تو کیا ہم کہیں زیادہ
ارواح کے باپ کے تابع نہ ہوں تاکہ زندگی پائیں؟

کیونکہ وہ تو چند روز کے لیے
اپنی مرضی کے مطابق تادیب دیتے تھے
لیکن وہ (خُدا)
ہماری بھلائی کے لیے
تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوں۔

اور ہر تادیب اُس وقت
خوشی کی نہیں بلکہ غم کی بات معلوم ہوتی ہے؛
تو بھی بعد کو
اُس سے اُن کے لیے
جو اُس سے تربیت پاتے ہیں
راستی کا پُر امن پھل پیدا ہوتا ہے۔

پس جو ہاتھ جھک گئے ہیں
اور گھٹتے جو ڈھیلے ہو گئے ہیں
اُن کو اُٹھاؤ؛
اور اپنے پاؤں کے لیے راہ سیدھی کرو
تاکہ جو لنگڑا ہے
راہ سے نہ بھٹک جائے
بلکہ شفا پائے۔

رسول اُن کو تسلی دیتا ہے
جو آزمائشوں میں ہیں
یہ یاد دلا کر کہ
ان مصیبتوں سے حاصل ہونے والی برکت
ہر دُکھ کا نعم البدل ہو گی۔

وہ یہ توقع نہ رکھیں
—کہ فوراً اُنہیں اچھا پھل ملے گا
وہ "بعد کو" آئے گا، "ابھی نہیں"۔
جیسے کوئی عاقل کسان بیج بونے کے ساتھ ہی فصل کی اُمید نہیں رکھتا
اسی طرح تمہیں بھی
صبر سے انتظار کرنا ہو گا
—خُدا پر بھروسا رکھو
اور تمہاری سب آزمائشیں
خُوش انجام ہوں گی۔

:آیت 14

—سب آدمیوں کے ساتھ صلح کو دھیان سے پکڑو
اگرچہ ہر بار یہ حاصل نہ ہو
پھر بھی اُس کا پیچھا کرو۔

:آیات 14-17

اور اُس پاکیزگی کا بھی
جس کے بغیر کوئی خُداوند کو نہ دیکھے گا۔

دھیان سے دیکھو
کہ کوئی بھی خُدا کے فضل سے محروم نہ رہے؛
کہ کوئی کڑواہٹ کی جڑ نہ اُگے
جو تمہیں دُکھ دے
اور بہت سے اُس سے ناپاک نہ ہو جائیں؛

کہ کوئی حرام کار یا بے دین شخص نہ ہو
جیسے عیسو
جس نے ایک نوالہ کھانے کے عوض
اپنی پہلوٹھے کا حق بیچ ڈالا۔

اور تم جانتے ہو
کہ بعد میں جب اُس نے برکت پانے کی خواہش کی
تو اُسے رد کر دیا گیا
کیونکہ اُسے توبہ کا موقع نہ ملا
حالانکہ اُس نے اسے آنسوؤں سے بڑی کوشش سے ڈھونڈا۔

— اُس نے اپنی وراثت بیچ دی
وہ نہ تو دال اور وراثت
دونوں رکھ سکتا تھا
— پس اُس نے دال چُنی
اور اُسے اُس کا انجام بھگتنا پڑا۔

اگر آج ہم بھی جان بوجھ کر
اس دُنیا کی لذتوں کو چُنیں
تو پھر ہمیں تعجب نہیں ہونا چاہیے
— اگر ہم اُن کے ساتھ ہمیشہ جیتے رہیں
کیونکہ ہم نے خود چُنا ہے۔

18

- کیونکہ تم اُس پہاڑ کے پاس نہیں آئے
جسے چھوا جا سکتا تھا
جو آگ سے جل رہا تھا
نہ تاریکی، نہ اندھیرے، نہ طوفان کے پاس؛

19

۔ نہ نرسنگے کی آواز
اور نہ اُن باتوں کی آواز کے پاس
جنہیں سُن کر سننے والوں نے التماس کی
کہ اب اُن سے مزید کلام نہ کیا جائے۔

20

- کیونکہ وہ اُس حکم کو برداشت نہ کر سکے
جو فرمایا گیا تھا
"اگر کوئی جانور بھی پہاڑ کو چھوئے"
تو اُسے سنگسار کیا جائے
"یا نیزہ مارا جائے۔"

21

- اور وہ منظر ایسا بولناک تھا
،کہ موسیٰ نے کہا
"میں نہایت ڈرتا ہوں اور کانپتا ہوں۔"

22

،۔ لیکن تم کوہ صیّون کے پاس آئے ہو
اور زندہ خدا کے شہر
،یعنی آسمانی یروشلم کے پاس
اور بے شمار فرشتگان کے مجمع کے پاس؛

23

- اور پہلوٹھوں کی کلیسیا کے پاس
،جو آسمان پر لکھے گئے ہیں
،اور سب کے منصف خدا کے پاس
اور کامل کیے گئے راستبازوں کی ارواح کے پاس؛

24

- اور نئے عہد کے درمیانی
،یعنی یسوع کے پاس
اور اُس چھڑکاؤ کے خون کے پاس
جو بابیل کے خون سے بہتر باتیں کرتا ہے۔

تنبصرہ

ان دنوں ہم جس مرکز کے گرد جمع ہوتے ہیں
—وہ سینا کی گرج، آگ اور لرزش نہیں
—بلکہ صلیب ہے
بلکہ آسمان ہے؛
،وہ تخت نشین نجات دہندہ ہے
وہ عظیم درمیانی ہے
جو اُس بہتر عہد کا ضامن ہے
جس کی بشارت موسیٰ نہ دے سکا۔

،ہم اُس کے گرد جمع ہوتے ہیں
اور اُس عظیم جماعت کا حصہ بنتے ہیں
جو اب اُس آسمانی مرکز کے گرد ہے۔

،آہ! کاش ہم جب انجیل کی شیریں آواز سنیں
،تو اُسے آمادگی سے قبول کریں
اور ان میں شامل نہ ہوں
جو اُس آسمانی آواز کو رد کرتے ہیں
جو یسوع مسیح کی انجیل میں ہم سے مخاطب ہے۔

25

- خبردار! جو کلام کرتا ہے
اُسے رد نہ کرو۔

کیونکہ اگر وہ نہ بچ سکے
،جنہوں نے زمین پر کلام کرنے والے کو ٹھکرا دیا
تو ہم کیونکر بچیں گے
اگر ہم آسمان سے کلام کرنے والے سے منہ موڑیں؟

26

- اُس کی آواز نے اُس وقت زمین کو ہلا دیا؛
لیکن اب اُس نے وعدہ کیا ہے
،میں ایک بار پھر نہ صرف زمین کو
"بلکہ آسمان کو بھی ہلا دوں گا۔"

27

- اور "ایک بار پھر" کا مطلب یہ ہے
—کہ وہ چیزیں جو ہلائی جا سکتی ہیں
—یعنی مخلوقی چیزیں
،جائی رہیں
تاکہ جو چیزیں نہ ہلائی جا سکیں
وہ باقی رہیں۔

28

- پس جب ہم ایسا بادشاہی حاصل کرتے ہیں
،جو جنبش نہیں کھاتی
،تو اُو ہم فضل کو قبول کریں
تاکہ اُس کے وسیلہ سے
ہم خُدا کی ایسی عبادت کریں
،جو اُس کے حضور پسندیدہ ہو
خوف اور تعظیم کے ساتھ۔

تبصرہ
یہ خیال نہ کرو
،کہ کیونکہ ہمیں انجیل کے وسیلہ سے بلایا گیا ہے
ہمیں تعظیم نہیں کرنی چاہیے۔
یہ گمان نہ کرو
،کہ جو خُدا سینا پر آگ ہے
وہ انجیل کے تحت کم مہیب ہے؛
ایسا ہرگز نہیں

29

- کیونکہ ہمارا خُدا
بہسم کرنے والی آگ ہے۔

